پروفیسر الحاج مولانا کریم بخش صاحب

حدیث کے بغیر قرآن فہمی مشکل ہے

بطور نمونہ چند آیات

آپ بعض وہ آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں جن کی تفسیر و تشریح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، صحابہ کرام اور تابعین علیہم الرحمۃ والرضوان کی تفسیر کے بغیر ہرگز ہرگز ممکن ہی نہیں۔ ورنہ سوائے عقلی ڈھکوسلوں کے اور کچھ نہیں ہوگا جس کا نتیجہ دنیا و آخرت میں رسوائی ہے۔ اب بتلائیے کہ ذیل کی آیات کی تفسیر کیا کی جائے ـــــــ؟

الصلوۃ الوسطی | حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (پ ۲ ع ۱۵)

محافظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیان والی نماز کی (خصوصاً)

اس درمیانی نماز (الصلوۃ الوسطی) سے کون سی نماز مراد ہے اور کون سی نقلی دلیل جس میں قطعیت ہو۔ ورنہ عقلی دلیل تو ہر کوئی دے سکتا ہے اور وہ توڑی بھی جا سکتی ہے۔

الذاریات، الحاملات، الجاریات، المقسمات | وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا (پ ۲۶ ع ۱۸)

قسم ہے ان چیزوں کی جو غبار وغیرہ اڑاتی ہیں۔ پھر ان کی جو بوجھ اٹھاتی ہیں۔ پھر ان کی جو نرمی سے چلتی ہیں۔ پھر ان کی جو چیزیں تقسیم کرتے ہیں۔

بتائیے! یہ کیا چیزیں ہیں، جن کی قسم اٹھائی گئی ہے...... اسی طرح وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا پ ۲۹ ع ۲۱ قسم ہے ان کی جو نفع پہنچانے کے لیے بھیجی جاتی ہیں۔ فَالصّٰفّٰتِ صَفًّا پ ۲۳ ع ۵۔ قسم ہے ان کی جو صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں وغیرہ آیات ہیں جن کی قسم کھائی گئی ہے۔ ان کی تعیین کیسے کی جائے؟

سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ	وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (۱۴)

اور ہم نے آپ کو سات چیزیں دیں جو مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم دیا۔

ایک اور مقام پر بھی سارے قرآن کو سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ (۲۳) کہا گیا ہے۔ تو ان مکرر پڑھی جانے والی (سبعًا من المثانی) آیات کی تعیین کیسے کی جائے کہ وہ کیا ہیں؟

عَلٰی کُرْسِیِّهٖ جَسَدًا	وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ (۲۳/۱۲)

اور ہم نے سلیمان کو امتحان میں ڈالا اور ہم نے ان کے تخت پر دھڑ لا ڈالا۔ پھر انھوں نے رجوع کیا۔

(عَلٰی کُرْسِیِّهٖ جَسَدًا)

وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ	وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ

عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی (۹/۱۲)

اور جب کہ آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے انہی کے متعلق اقرار کیا۔ کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔

فرمائیے! یہ پیدائش کا واقعہ جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے کیسی شہادت اور کیسا اقرار؟

اَثَرِ الرَّسُوْلِ	فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ (۱۶/۱۴)

پھر میں نے اس فرستادہ کے نقش قدم سے ایک مٹھی اٹھالی تھی۔

بتلائیے! یہ کون سے رسول ہیں اور ان کے "اَثَر" سے کیا مراد ہے؟

وَلَا تَحْنَثْ	وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ (۲۳/۱۳)

اور تم اپنے ہاتھ ایک مٹھا سینکوں کا لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔

بتائیے! وہ کیا واقعہ تھا جس میں کوئی قسم اٹھائی گئی تھی اور اس کو توڑنے کے لیے یہ امر الٰہی نازل ہوا تھا۔

فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ	فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ (۲۵/۱۴)

نہ تو ان پر آسمان و زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت دی گئی۔

بتلائیے! کہ آسمان وزمین کا حقیقی یا مجازی رونا کیسا ہے اور یہاں کیا مراد ہے؟

حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ	حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ (پ ۲۲)

یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا۔ وہ کہتے ہیں کہ (فلانی) بات کا حکم فرمایا۔

اس کی پوری حقیقت بتلائی جائے کہ کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ بیشک سیاق وسباق کے زور سے تلاش کرو۔

كَانَ مَشْهُوْدًا	اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (پ ۱۵)

"بے شک صبح کی نماز حاضر ہونے کا وقت ہے"۔ یہ مشہود ہونا کس اعتبار سے ہے؟

شَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ	وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ (پ ۳۰)

"قسم ہے حاضر ہونے والے کی اور اس کی جس میں حاضری ہوتی ہے"۔

شاہد ومشہود کی جو قسم اٹھائی گئی ہے۔ وہ عظیم الشان کیا چیز ہے؟

وَلَيَالٍ عَشْرٍ	وَلَيَالٍ عَشْرٍ (پ ۳۰) "اور قسم ہے دس راتوں کی"

اس میں جن دس راتوں کی قسم اٹھائی گئی ہے وہ کس طریق سے متعین کی جائیں؟

اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ	مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (پ ۱۰) "ان میں چار مہینے خاص کر ادب کے ہیں"۔

فرمائیے! وہ مہینے کیسے معلوم ہوں۔ اور اس حرمت وعزت کی کیا کیفیت ہے؟

مَا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ	وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ (پ ۵)

اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں۔

پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنا ہے اور اس کو معلوم کرنے کا ذریعہ صرف حدیث ہے۔ انکارِ حدیث کے بعد اگر کوئی مندرجہ بالا آیات سے اس کا جواب ثابت کرے تو کیا کر سکے گا؟

حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ	وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (پ ۱۴)

"اور آپ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیے۔ یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے"۔

اگر کوئی باطنیہ اباحیہ حدیث کے مطابق 'یقین' سے موت مراد نہ لے اور کہے کہ خدا سے غایت درجہ کی محبت کو پہنچ جانے کے بعد انسان اعمال کا مکلف نہیں رہتا تو اس کو کیسے منواؤ گے۔ (ملخصاً)